سوال

میرا سوال منع حمل کے جدید طریقوں سے متعلق ہے، کہ اس وقت عورتیں ربڑ کا رنگ سا استعمال کرتی ہیں، جو مانع حمل ہارمونات پر مشتمل ہوتا ہے، یہ رنگ رحم میں رکھا جاتا ہے اور اسپرم کو رحم کے اندر جانے سے روک دیتا ہے، اس کے علاوہ اور بھی کئی مانع حمل کے کئی ایک طریقے ہیں جو پہلے طریقہ سے مختلف ہیں لیکن وہ دونوں کے پانی کو ملانے نہیں دیتے، تو کیا یہ مذکورہ بالا جدید طریقے استعمال کرنا حلال ہیں یا حرام؟ یہ علم میں رہے کہ سوال فی ذاتہ منع حمل کے متعلق نہیں، بلکہ منع حمل کے طریقہ جات کے متعلق ہے

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

ربڑ کے یہ مانع حمل رنگ بھی مانع حمل گولیاں والا عمل ہی کرتے ہیں اور بچہ بننے میں مانع ہوتے ہیں، اور اسپرم کو رحم کے اندر جا کر چپکنے سے روک دیتے ہیں، طبیب الویب "ویب سائٹ میں درج ذیل عبارت لکھی گئی ہے:

"مانع حمل رنگ: یہ ایک قسم کے پلاسٹک "copolymère" کے رنگ ہیں جو دہرے ہونے قابل ہیں اور شفاف ہوتے ہیں جن کا قطر 54 ملی میٹر ہے

یہ رنگ عورت خود ہی اپنے رحم میں رکھتی ہے اور تین ہفتوں تک رحم میں رہتا ہے، ان حلقوں میں بالکل مانع حمل گولیوں میں موجود مادہ جیسا ہی ہارمون پایا جاتا ہے، انہیں تین ہفتوں تک رحم میں رکھنا ممکن ہے

لیکن اس دوران عورت اسے نکال کر دھونے اور صاف کرنے کے بعد بڑی آسانی کے ساتھ دوبارہ رکھ سکتی ہے، تین ہفتے ختم ہونے کے بعد رنگ نکال دیا جائیگا، اور اس کے بعد ایک ہفتہ تک عورت انتظار کر کے پھر نیا رنگ لیتی ہے، بالکل ایسے ہی جس طرح مانع حمل گولیاں استعمال کرنے والی عورت ایک ہفتہ انتظار کرتی ہے

اس طریقہ کا عمل بالکل مانع حمل گولیوں والا ہے، حالانکہ یہ رنگ رحم میں رکھا جاتا ہے، لیکن اس کی تاثیر دوسرے موانع حمل جیسی نہیں بلکہ مانع حمل گولیوں کے برابر ہے، اسے رحم میں رکھنا صرف یہی کرتا ہے کہ اس سے دوائی کا مادہ جسم میں داخل ہو کر حمل ٹھرنے سے منع کر دیتا ہے

یعنی یہ ربڑ کے رنگ اصل میں حمل ٹھرنے ہی نہیں دیتے، اور رحم کے مونہہ کو اس قابل نہیں رہنے دیتا کہ مادہ رحم میں چلا جائے، اسی طرح جھلی کے اندر یہ مادہ جا ہی نہیں سکتا" انتہی

یہ رنگ بھی بعض دوسرے مانع حمل وسائل اور طریقوں میں اس طرح مشترک ہیں کہ رحم میں حمل ٹھرنے ہی نہیں دیتے اور مادہ اندر نہیں جانے دیتے

سابقہ ویب سائٹ میں یہ بھی درج ہے کہ:

"اس رنگ کا منع حمل میں مبدئی طریقہ یہ ہے کہ رحم کے اندر مادہ منویہ کو جا کر حمل ٹھرنے سے روکتا ہے

تلنبے کی نالی والا مانع حمل طریقہ سے رحم میں تلنبے کی بنا پر غیر جرثومی ارتکاس جلن پیدا ہوتی ہے، گویا کہ رحم خود تلنبے کی اس جلن کی مدافعت کرتا ہے، اس طرح اس کا قوام اور مادہ اس قابل نہیں رہتا کہ مادہ سے حمل ٹھر جائے، لیکن اس کے مقابلہ میں یہ ربڑ کا ہارمونی رنگ اپنے اندر دوائی مادہ کو خارج کر کے رحم کے مونہہ میں داخل ہو کر حمل ٹھرنے سے روکتا ہے

دونوں حالتوں میں رحم کا اندرونی حصہ مادہ منویہ سے حمل ٹھرنے کی قابلی تکو ختم کر دیتا ہے" انتہی

مانع حمل اسٹک وغیرہ استعمال کرنے کے جواز کا بیان سوال نمبر (22027) کے جواب میں ہوچکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں

یہ یاد رکھیں کہ رحم میں حمل ٹھرنے ہی نہ دینا اسقاط حمل شمار نہیں کیا جائیگا؛ کیونکہ اسقاط تو اس نطفہ کو ساقط کرنے کا نام ہے جو رحم میں حمل ٹھر چکا ہو، لیکن یہ طریقہ تو حمل ٹھرنے ہی نہیں دیتا

امام قرطبی رحمہ اللہ تفسیر قرطبی میں رقمطراز ہیں :

" صرف نطفہ کوئی یقینی چیز نہیں، اور اگر عورت کے رحم میں نطفہ جمع نہ ہوا ہو تو اس کے ضائع ہونے کی صورت میں اس سے کوئی حکم متعلق نہیں ہے، کیونکہ یہ تو بالکل اسی طرح کہ مرد کی پیٹھ میں ہو

لیکن اگر عورت نے اسے لوتھڑے کی شکل میں ساقط کیا، تو ہم یقین کرلیں گے اور یہ ثابت ہوا کہ نطفہ رحم میں ٹھر چکا تھا اور پہلی حالت سے تبدیل ہو کر دوسری شکل جس سے بچہ بنتا ہے تبدیل ہوچکا تھا اسے بچہ شمار کیا جائیگا " انتہی

اور نھایۃالمحتاج میں درج ہے :

" محب الطبری کہتے ہیں کہ : چالیس یوم سے قبل نطفہ ساقط ہونے میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اس میں دو قول ہیں :

اس کے ساقط ہونے سے حکم سقط اور زندہ درگور کرنے کا حکم ثابت نہیں ہوگا

اور دوسرا قول یہ ہے کہ : حمل ٹھر جانے کے بعد اسے بھی حرمت حاصل ہے، اور اسے ساقط کرنا اور خراب کرنا یا اسے نکلنے کا سبب بننا جائز نہیں

لیکن عزل اس کے برخلاف ہے کیونکہ عزل تو عمل ٹھرنے سے قبل ہے لیکن اس میں راجح قول یہی ہے کہ روح پڑ جانے یعنی حرکت پیدا ہونے کے بعد مطلق طور پر اسقاط حرام ہے، اور اس سے قبل جائز ہے " انتہی

دیکھیں : نھایۃالمحتاج (342/8).

سوال میں جس اسٹک اور ربڑ کے رنگ کے بارہ میں دریافت کیا گیا ہے اسے اسقاط حمل شمار نہیں کیا جائیگا، اس لیے کہ کچھ فقہاء کرام نے چالیس یوم سے قبل نطفہ ساقط کرنے کو جائز قرار دیا ہے، جیسا کہ رملی کی کلام میں بیان بھی ہوا ہے، اور سوال نمبر (171943) میں بیان کیا جا چکا ہے

اس لیے بعض معاصر علماء کرام نے عزل جائز ہونے کی بنا پر مانع حمل اشیاء استمال کرنا جائز قرار دیے ہیں، اور چالیس یوم سے قبل نطفہ ساقط کرانا بھی جائز کہا ہے، لگتا ہے کہ رنگ اور دوسری مانع حمل اشیاء کی طرف ہی اشارہ ہے

مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب کے فتاوی جات میں درج ہے :

" لیکن اگر کسی یقینی ضرورت کی بنا پر منع حمل کی ضرورت پیش آئے مثلا عورت کو نارمل ڈلیوری نہ ہوتی ہو، بلکہ اسے بچہ پیدا کرنے کے لیے آپریشن کروانا پڑتا ہو، یا پھر خاوند اور بیوی کسی مصلحت کی خاطر کچھ دیر کے لیے حمل میں تاخیر کرنا چاہیں تو پھر صحیح احادیث اور صحابہ کرام سے ثابت شدہ عزل کے جواز پر عمل کرتے ہوئے منع حمل یا تاخیر میں کوئی حرج نہیں

اور اس لیے بھی کہ فقہاء کرام نے صراحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ چالیس یوم سے قبل نطفہ کو باہر نکالنے کے لیے کوئی دوائی وغیرہ استعمال کرنی جائز ہے، بلکہ اگر یقینی طور پر کسی نقصان اور ضرر پیدا ہونے کی حالت میں یقینا حمل کو روکا جائیگا " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (297/19).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

174279